سورة مريم

آيات ٥١ - ٦٥

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰىٓ ؗ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ
قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ؗ اِنَّهٗ كَانَ
صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ؗ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۙ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؗ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ؗ وَ
مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ
الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَ
مَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ
لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ع ﴿٦٥﴾

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

آیات 98

مکیة

كهيعص ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

توحید کی دعوت اور انبیاء کی مشترکہ تعلیمات - عقیدۂ تثلیث اور شرک کی واضح تردید - ایمان والوں کو صبر، استقامت اور اصل دین پر قائم رہنے کی تلقین

عقائد: توحید، تثلیث کی تردید، آخرت

دعوت: توحیدی دعوت، انبیاء کی دعوت، نصیحت

اخلاقی تعلیمات: تقویٰ وپرہیزگاری، صبر وشکر، نماز و اعمالِ صالحہ

قصص الانبیاء (1-59)

آیات 1 تا 15
قصۂ زکریا و یحیٰ (یحیٰ کی معجزانہ ولادت) بیٹے کی ضرورت کے اسباب

آیات 16 تا 40
قصۂ مریم و عیسیٰ
ولادتِ عیسیٰ علیہ السلام

آیات 41 تا 50
قصۂ ابراہیم علیہ السلام (بطور داعی اور توحید کے علمبردار)

آیات 51 تا 53
قصۂ موسیٰ وہارون

آیات 54 تا 55
قصۂ اسماعیل علیہ السلام

آیات 56 تا 58
قصۂ ادریس علیہ السلام
وصفات الانبیاء

دیگر مضامین (60-98)

آیات 59 تا 65
انبیاء علیہ السلام کے بعد امتوں میں ان کے ناخلف جانشین

آیات 66 تا 76
قیامت کی تکذیب کرنے والوں (قریش مکہ) کو زجر و تنبیہ اور ان کا انجام

آیات 77 تا 87
مغرور اور متکبر انکار کرنے والوں کے غلط طرزِ استدلال کی تردید

آیات 88 تا 95
اللہ کا بیٹا ہونے کے باطل عقیدے کی سخت تردید- قیامت کے حتمی انجام کی طرف توجہ

آیات 96 تا 98
قرآن انذار و تبشیر کے لیے سب سے بہترین چیز ہے
آپ ﷺ کو تسلی

وَاذۡكُرۡ فِى الۡـكِتٰبِ مُوۡسٰٓى‌ اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ۝٥١ وَنَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ۝٥٢ وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا ۝٥٣

وَاذۡكُرۡ فِى الۡـكِتٰبِ مُوۡسٰٓى - اور ذکر کیجئے کتاب میں موسیٰ کا

اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا - بلاشبہ وہ تھا چنا ہوا

مُخْلَصًا : اِخْلَاصٌ مصدر سے اسم مفعول (چنا ہوا، چھانٹا ہوا، برگزیدہ)

وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا - اور تھا وہ رسول نبی

وَنَادَيۡنٰهُ - اور ہم نے آواز دی اسے

نَادٰی يُنَادِیْ ، مُنَادَاةٌ : آواز دینا، پکارنا (III)

مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ - طور کی دائیں جانب سے

جَانِب : طرف

اَيْمَن : دائیں، داہنی جانب

وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا - اور ہم نے قریب کیا اسے سرگوشی (ہمکلامی کے لیے)

قَرَّبَ يُقَرِّبُ ، تَقْرِيْبًا: قریب کرنا (II)

نَجِيًّا : نَجْوٰی (سرگوشی کرنا) سے صفتِ مشبّہ ہے (اسم فاعل کے معنی میں (سرگوشی کرنے والے

وَوَهَبۡنَا لَهٗ - اور ہم نے عطا کیا اس کو

مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ - اپنی رحمت سے

اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا - اسکا بھائی ہارون نبی (بنا کر)

اَخَا : بھائی

نَبِيًّا : نُبُوَّةٌ سے صفت مشبہ (نبی)

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ﴿۵۴﴾ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ -اور ذکر کیجیے کتاب میں اسماعیل کا

اِنَّهٗ كَانَ - بیشک وہ تھا

صَادِقَ الْوَعْدِ - وعدے کا سچا

وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا - اور تھا وہ نبیِّ مرسل

وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ - اور دیا کرتا تھا حکم اپنے گھر والوں کو

اَمَرَ يَاْمُرُ ، اَمْرًا : حکم دینا

اَهْلَ : والے (وہ سب لوگ " اَهْل " کہلاتے ہیں جن کو مذہب، نسب یا کوئی اور تعلق جیسے ایک گھر یا ایک شہر میں رہنا، مخصوص صفت یا پیشہ میں شریک ہوں

بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ - نماز اور زکوۃ کا

وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ - اور تھا وہ اپنے رب کے نزدیک

مَرْضِيًّا - پسندیدہ

مَرْضِيًّا : رِضًا سے اسم مفعول (پسندیدہ، پسند کیا ہوا) ، منظورِ نظر

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝٥١ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝٥٢ وَوَهَبْنَا لَهٗ
مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝٥٣ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝٥٤ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝٥٥

اور ذکر کرو اس کتاب میں موسیٰؑ کا وہ ایک چیندہ شخص تھا اور رسول نبی تھا، ہم نے اُس کو طُور کے داہنی جانب سے پکارا اور راز کی گفتگو سے اس کو تقرب عطا کیا، اور اپنی مہربانی سے اس کے بھائی ہارونؑ کو نبی بنا کر اُسے (مددگار کے طور پر) دیا

اور اس کتاب میں اسماعیلؑ کا ذکر کرو وہ وعدے کا سچا تھا اور رسُول نبی تھا، وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک ایک پسندیدہ انسان تھا

And recite in the Book the account of Moses. He was a chosen one, a Messenger, a Prophet.
We called out to him from the right side of the Mount, and We drew him near to Us by communing to him in secret, and out of Our mercy We appointed his brother Aaron, a Prophet (that he may assist him).
And recite in the Book the account of Ishmael. He was ever true to his promise, and was a Messenger, a Prophet. He enjoined his household to observe Prayer and to give Zakah (purifying alms); and his Lord was well pleased with him.

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

داستانِ موسیٰ علیہ السلام کی یاد دہانی (پیغمبروں اور ان کے سیرت و کردار کا تذکرہ — قرآنی ہدایت کی ایک روش ہے)

- حضرت ابراہیمؑ کی ذریت میں آپ ایک جلیل القدر نبی اور رسول تھے۔ آپ کی شخصیت کی وضاحت کے لیے آیت کریمہ میں تین لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ مخلص، رسول اور نبی۔
- مخلص کا معنی: چیدہ، چنا ہوا، کسی کار خاص کے لیے انتخاب کیا ہوا۔ اگرچہ تمام انبیاء ایک کار خاص کے لیے منتخب کیے گئے تھے، لیکن قرآن میں خاص طور پر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو ہی " مخلص " کہا گیا ہے، جو ان کی ایک امتیازی صفت ہے۔ اہل علم کے مطابق موسیٰ (علیہ السلام) کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ صرف اہلِ مصر کی ہدایت کے لیے نہیں، بلکہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے بھی بھیجے گئے تھے۔ اس دوہری ذمہ داری کے باعث انھیں " مخلص " کا لقب دیا گیا
- رسول کا معنی : فرستادہ یعنی بھیجا ہوا۔ عربی زبان میں قاصد، پیغام بر، ایلچی اور سفیر پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ ان برگزیدہ انسانوں کو رسول کہا جاتا ہے جو انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مبعوث ہوتے ہیں اور ان پر جو کتاب اترتی ہے اور جو اس کی تشریحات نازل ہوتی ہیں وہ انھیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔
- نبی خبر دینے والے کو بھی کہتے ہیں اور بلند مرتبہ اور عالی مقام کو بھی۔ اور اس کا ایک معنی طریقہ اور راستہ بھی کیا جاتا ہے۔-
- جب آپ مدین سے مصر جا رہے تھے تو اس راستے پر تھے جو کوہ طور کے جنوب سے گزرتا ہے اس لیے حضرت موسیٰ کی نسبت سے طور کے مشرقی دامن کو " داہنی جانب " فرمایا گیا۔ اسی طرف سے ان کو آواز دی گئی (اور نبوت سے سرفراز کیا گیا) اور اللہ نے انہیں براہ راست شرف ہم کلامی کے لیے چن لیا (بغیر کسی واسطے کے)

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾

- حضرت موسیٰ پر یہ فضل خاص بھی ہوا کہ کار نبوت کی انجام دہی میں ان کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائی حضرت ہارون کو ان کا وزیر اور مددگار بنایا اور ان کی یہ مدد محض رضاکارانہ نہیں بلکہ خدا کے ایک مامور و مسؤل نبی کی حیثیت سے تھی۔ کسی رسول کی مدد کے لیے کسی نبی کا وزیر اور شریک کار کی حیثیت سے مقرر کیا جانا ایک امتیاز خاص ہے جو حضرات انبیائے کرام کی تاریخ میں حضرت موسیٰ کے سوا اور کسی کے لیے معلوم نہیں۔
- **حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر خاص اہتمام کے ساتھ**: اب حضرت ابراہیم کی ذریت کے دوسرے سلسلہ کے سربراہ حضرت اسماعیل کا ذکر فرمایا، جن کی نسل سے قریش تھے اور انہی کی ملت کے پیرو ہونے کے مدعی تھے
- ان کے یہاں ذکر سے مقصود خاص طور پر مشرکین عرب کو متنبہ کرنا ہے کہ وہ غور کریں کہ حضرت اسماعیل کا عمل اور ان کا پیام کیا تھا اور یہ ان سے کتنے بعید ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی وراثت کے مدعی ہیں اور اس زعم میں قرآن کی مخالفت کررہے ہیں حالانکہ وہ سرتاسر ابراہیم واسماعیل (علیہما السلام) کی ملت کی دعوت ہے۔
- یہاں اسماعیل علیہ السلام کی خاص صفت بیان ہوئی ہے - صَادِقَ الْوَعْدِ (وعدے کا سچا اور پکا تھا)۔ یہ اس وعدے کی طرف اشارہ ہے کہ جو انھوں نے حضرت ابراہیم سے اپنے ذبح کیے جانے سے متعلق کیا۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے انہیں اپنے خواب کا بتایا تو کہ میں تمہیں ذبح کررہا ہوں تو بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ انھوں نے بے دھڑک جواب دیا کہ آپ کو جو اشارہ ہوا ہے، آپ اس کی تعمیل کیجیے، انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے
- جب اس وعدے کی تکمیل کا وقت آیا تو انھوں نے بے جھجک اپنی گردن باپ کی چھری کے نیچے دے دی اور قریب تھا کہ چھری چل جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا ہاتھ روک دیا کہ بس ! مقصود امتحان تھا، وہ پورا ہوگیا اور باپ بیٹے دونوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وفاداری اور راست بازی کی سند عطا ہوئی

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾

- حضرت موسیٰ پر یہ فضل خاص بھی ہوا کہ کار نبوت کی انجام دہی میں ان کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائی حضرت ہارون کو ان کا وزیر اور مددگار بنایا اور ان کی یہ مدد محض رضاکارانہ نہیں بلکہ خدا کے ایک مامور و مسؤل نبی کی حیثیت سے تھی۔ کسی رسول کی مدد کے لیے کسی نبی کا وزیر اور شریک کار کی حیثیت سے مقرر کیا جانا ایک امتیاز خاص ہے جو حضرات انبیائے کرام کی تاریخ میں حضرت موسیٰ کے سوا اور کسی کے لیے معلوم نہیں۔
- **حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر خاص اہتمام کے ساتھ** : اب حضرت ابراہیم کی ذریت کے دوسرے سلسلہ کے سربراہ حضرت اسماعیل کا ذکر فرمایا، جن کی نسل سے قریش تھے اور انہی کی ملت کے پیرو ہونے کے مدعی تھے
- ان کے یہاں ذکر سے مقصود خاص طور پر مشرکین عرب کو متنبہ کرنا ہے کہ وہ غور کریں کہ حضرت اسماعیل کا عمل اور ان کا پیام کیا تھا اور یہ ان سے کتنے بعید ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی وراثت کے مدعی ہیں اور اس زعم میں قرآن کی مخالفت کررہے ہیں حالانکہ وہ سرتاسر ابراہیم و اسماعیل (علیہما السلام) کی ملت کی دعوت ہے۔
- یہاں اسماعیل علیہ السلام کی خاص صفت بیان ہوئی ہے - صَادِقَ الْوَعْدِ (وعدے کا سچا اور پکا تھا)۔ یہ اس وعدے کی طرف اشارہ ہے کہ جو انھوں نے حضرت ابراہیم سے اپنے ذبح کیے جانے سے متعلق کیا۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے انہیں اپنے خواب کا بتایا تو کہ میں تمہیں ذبح کررہا ہوں تو بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ انھوں نے بے دھڑک جواب دیا کہ آپ کو جو اشارہ ہوا ہے، آپ اس کی تعمیل کیجیے، انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے
- جب اس وعدے کی تکمیل کا وقت آیا تو انھوں نے بے جھجک اپنی گردن باپ کی چھری کے نیچے دے دی اور قریب تھا کہ چھری چل جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا ہاتھ روک دیا کہ بس ! مقصود امتحان تھا، وہ پورا ہوگیا اور باپ بیٹے دونوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وفاداری اور راست بازی کی سند عطا ہوئی

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۡ

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ - اور ذکر کیجئے کتاب میں ادریس کا

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا - بیشک وہ تھا نہایت سچا نبی

وَّ رَفَعْنٰهُ - اور ہم نے بلند کیا اسے

رَفَعَ يَرْفَعُ ، رَفْعًا : بلند کرنا

مَكَانًا عَلِيًّا - ایک بالاتر مقام پر

عَلِيًّا : عَلَآءٌ سے صفت مشبہ، بہت اونچے، برتر، عالیشان (بہت اونچے مقام پر)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ - یہ ہیں وہ لوگ

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ - انعام فرمایا اللہ نے ان پر

اَنْعَمَ يُنْعِمُ ، اِنْعَامٌ : انعام کرنا (IV)

مِّنَ النَّبِيّٖنَ - انبیاء میں سے

مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ - جو اولاد تھے آدم کی

ذُرِّيَّة : اولاد (چھوٹی، بڑی سب اولاد)

وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ - اور ان کی جن کو سوار کیا تھا ہم نے نوح کے ساتھ

حَمَلَ يَحْمِلُ ، حَمْلًا : اٹھانا، سوار کرنا

وَ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡرَآءِیۡلَ ۫ وَ مِمَّنۡ ہَدَیۡنَا وَ اجۡتَبَیۡنَا ؕ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا ۩ ﴿۵۸﴾

وَّ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اِبۡرٰہِیۡمَ -اور ابراہیم کی (اولاد) میں سے

وَ اِسۡرَآءِیۡلَ - اور اسرائیل (یعقوب) کی

اِسْرَآءِيْل : یعقوب علیہ السلام کا لقب

وَ مِمَّنۡ ہَدَیۡنَا -اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی

هَدٰی يَهْدِیْ ، هِدَايَةٌ : ہدایت دینا

وَ اجۡتَبَیۡنَا - اور ہم نے چن لیا

(ج ب ي) اِجْتَبٰی يَجْتَبِیْ ، اِجْتِبَآءً : چن لینا (VIII)

اردو میں: مجتبٰی

اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ - جب پڑھی جاتی تھیں ان پر

تَلَا يَتْلُوْ ، تِلَاوَةٌ : پڑھنا، پڑھ کر سنانا

تُتْلٰی : ماضی مجہول

اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ - رحمٰن کی آیات (تو)

خَرُّوۡا - وہ گر پڑتے تھے

خَرَّ يَخِرُّ ، خَرًّا : گر پڑنا

یہ گرنا جسمانی بھی ہو سکتا ہے (سجدہ)، اور معنوی بھی (عاجزی تعظیم)

سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا - سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے

سَاجِدٌ : سجدہ کرنے والا

سَاجِدٌ کی جمع کثرت سُجَّدًا سجدہ کرنے والے ہوتے ہوئے

بَکٰی يَبْكِي ، بُكَاءً...رونا

باكٍ رونے والا (اسم فاعل)

باكٍ کی جمع بُكِيًّا - رونے والے ہوتے ہوئے

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ
ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ ۫ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ
الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ﴿٥٨﴾

اور اس کتاب میں ادریسؑ کا ذکر کرو وہ ایک راستباز انسان اور ایک نبی تھا، اور اسے ہم نے بلند مقام پر اٹھایا تھا

یہ وہ پیغمبر ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا آدمؑ کی اولاد میں سے، اور اُن لوگوں کی نسل سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا، اور ابراہیمؑ کی نسل سے اور اسرائیلؑ کی نسل سے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت بخشی اور برگزیدہ کیا ان کا حال یہ تھا کہ جب رحمان کی آیات ان کو سنائی جاتیں تو روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے

And recite in the Book the account of Idris. He was a man of truth, a Prophet; and We exalted him to a lofty position.

These are the Prophets upon whom Allah bestowed His favor from the seed of Adam, and from the seed of those whom We carried (in the Ark) with Noah, and from the seed of Abraham and Israel. They were those whom We guided and chose (for an exalted position). They were such that when the words of the Most Compassionate Lord were recited to them, they fell down in prostration, weeping.

محمد اقبال

وَ اذۡكُرۡ فِی الۡكِتٰبِ اِدۡرِیۡسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾ وَّ رَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾

حضرت ادریس علیہ السلام

- حضرت ادریسؑ کے متعلق مفسرین میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ بعض کے نزدیک وہ بنی اسرائیل میں سے کوئی نبی تھے۔ مگر اکثریت اس طرف گئی ہے کہ وہ حضرت نوحؑ سے بھی پہلے گزرے ہیں۔ جس اہتمام سے ان ذکر ہوا ہے اور پھر انھیں جن خطابات سے نوازا گیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عظیم رسول تھے اور ان کی زندگی میں یقیناً ایثار و قربانی، تبلیغ و دعوت سرفروشی کے عظیم کارنامے درخشندہ تھے
- انہیں صدیق نبی کہا گیا کہ آپ (علیہ السلام) نے ہر امتحان میں اپنے آپ کو سچا ثابت کر دکھایا۔ یہاں بھی اور سورۃ انبیاء میں بھی ان کا ذکر حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کے ساتھ کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیل اور حضرت ادریس کی زندگی میں یقیناً کوئی اہم مشابہت ہے جس وجہ سے دونوں کو صابرین میں سے قرار دیا گیا ہے۔
- مفسرین کا عام خیال یہ ہے کہ بائیبل میں جن بزرگ کا نام حنوک بتایا گیا ہے وہی حضرت ادریس (علیہ السلام) ہیں۔
- ان کے بارے میں مزید فرمایا گیا ہے "ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھا لیا"، اس سے یہ مراد نہیں کہ اللہ نے انہیں آسمانوں پر اٹھا لیا بلکہ اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر اور آزمائشوں میں ثابت قدمی کی وجہ سے وہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا جو رسالت کے بعد صدیقیت کا مرتبہ ہے، جس پر اس سے پہلے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو فائز کیا گیا تھا
- ان کو آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر "اسرائیلیات" میں سے ہے جس کا کوئی قرینہ اور کوئی مستند دلیل اسلامی لٹریچر میں موجود نہیں۔ سفرِ معراج میں آپ ﷺ کی ادریسؑ سے چوتھے آسمان پر ملاقات اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا تھا۔ سفرِ معراج میں آپ ﷺ کی ملاقات کئی انبیاء علیہ السلام سے ہوئی (اور انہیں آسمانوں پر نہیں اٹھایا گیا تھا)

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾

تمام مذکورہ انبیاء کرام کا مشترک وصف

- سورۃ النساء کی آیت ۶۹ میں مُنعَمُ عَلَیھِم لوگوں کے جن چار طبقات کا بیان ہے، ان میں سے اعلیٰ ترین طبقہ کے افراد یعنی انبیاء کرام (علیہ السلام) کا یہاں اللہ کے انعامات کے حوالے سے تذکرہ۔ (فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ ....)
- یہاں ان پیغمبروں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو آدم کی نسل، نوح کی نسل اور ابراہیم کی نسل میں خصوصیت سے پیدا ہوئے جن پر اللہ کا خاص انعام ہوا اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ نے اپنے دین کی ہدایت بخشی اور جن کو نبوت و رسالت کے منصب کے لیے انتخاب فرمایا۔ یہ چند نفوس قدسیہ اپنی خصوصی صفات، درخشندہ کارناموں اور اپنی عزیمت و استقامت میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں جس نے تاریخ پر اپنا اثر چھوڑا ہے
- قرآن کریم نے ان کی داستان حیات کو انسانوں کے لیے نمونے کے طور پر ذکر فرمایا ہے، ان کے کردار و عمل کا اصل جوہر جس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے مشرف کیا، وہ یہ تھا کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے تھے یعنی وہ اپنی عظمتوں کا سارا سرمایہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ڈھیر کر دیتے تھے اور اسی کو اپنی معراج سمجھتے تھے
- اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جب بھی کسی آیت سجدہ کی تلاوت کی جائے تو آیت سجدہ کے مضمون کو دیکھتے ہوئے ساتھ مناسب دعائیں پڑھی جانی چاہئیں اور بعض احادیث میں آپ (ﷺ) سے مختلف دعائیں منقول بھی ہوئی ہیں۔ ان دُعاؤں کا عربی میں یاد کرنا ضروری نہیں، ان کا مضمون اگر ذہن میں رہے تو اپنی زبان میں جو دعا دل سے اٹھے وہ مانگ لینی چاہیے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ - پھر جانشین ہوئے انکے بعد

خَلَفَ يَخْلِفُ ، خِلَافَةٌ : جانشین ہونا

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ - کچھ ناخلف (برے) لوگ جنہوں نے ضائع کر دیا نماز کو

خَلْفٌ : لام کے جزم کے ساتھ (ناخلف، برے جانشین)

خَلَفٌ : لام کے زبر کے ساتھ (نیک جانشین)

اَضَاعَ يُضِيْعُ ، اِضَاعَةٌ
ضائع کرنا (۱۷)

وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ - اور انہوں نے پیروی کی خواہشات کی

شَّهَوٰتِ : خواہشات - شَهْوَةٌ کی جمع

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا - تو عنقریب وہ ملیں گے گمراہی (کی سزا) کو

مَسَوْفَ : عنقریب

لَقِىَ يَلْقٰى ، لِقَآءً : ملنا

غَيًّا : غوَى سے مشتق (گمراہی)

الغی : وہ گمراہی جو غلط اعتقاد پر مبنی ہو

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ - مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا

تَابَ يَتُوْبُ ، تَوْبَةٌ توبہ کرنا

وَعَمِلَ صَالِحًا - اور کیے اچھے اعمال

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ - سو ایسے لوگ داخل ہوں گے جنّتوں میں

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا - اور نہیں وہ ظلم کیے جائیں گے کچھ بھی۔

جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣ الَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَہٗ بِالۡغَیۡبِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ وَعۡدُہٗ مَاۡتِیًّا ﴿۶۱﴾ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَہُمۡ رِزۡقُہُمۡ فِیۡہَا بُکۡرَۃً وَّ عَشِیًّا ﴿۶۲﴾

جَنّٰتِ عَدۡنِ - ہمیشگی کے باغات

عَدْنِ : رہنا، بسنا، مقیم ہونا، ہمیشہ رہنے کی جگہ

الَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ - جن کا وعدہ کیا ہے رحمان نے

عِبَادَہٗ بِالۡغَیۡبِ - اپنے بندوں سے (ان کو) بن دکھائے

اِنَّہٗ کَانَ وَعۡدُہٗ مَاۡتِیًّا - بیشک ہے اس کا وعدہ پورا ہو کر رہنے والا

مَاْتِیًّا : اِتْیَانٌ مصدر سے اسم مفعول بمعنی فاعل لازماً آنے والا، آ کے رہنے والا، پورا ہو کر رہنے والا

لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا - نہیں وہ سنیں گے اس میں

لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا - کوئی بے ہودہ بات مگر (سنیں گے) سلام

لَغْوًا : کوئی بیہودہ بات

وَ لَہُمۡ رِزۡقُہُمۡ فِیۡہَا - اور ان کے لیے ان کا رزق ہوگا اس میں

بُکۡرَۃً وَّ عَشِیًّا - صبح اور شام

بُکْرَۃً : دن کا اوّل حصہ (صبح)

عَشِیًّا : دن کا پچھلا وقت (شام)

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ
لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿٦٢﴾

پھر ان کے بعد وہ ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشاتِ
نفس کی پیروی کی، پس قریب ہے کہ وہ گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں
البتہ جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عملی اختیار کر لیں وہ جنّت میں داخل ہوں گے
اور ان کی ذرّہ برابر حق تلفی نہ ہو گی، ان کے لیے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کا رحمان نے
اپنے بندوں سے در پردہ وعدہ کر رکھا ہے اور یقیناً یہ وعدہ پُورا ہو کر رہنا ہے، وہاں وہ کوئی بے
ہودہ بات نہ سُنیں گے، جو کچھ بھی سُنیں گے ٹھیک ہی سنیں گے اور ان کا رزق انہیں پیہم صبح و
شام ملتا رہے گا

They were succeeded by a people who neglected the Prayers and pursued their lusts. They shall presently meet with their doom, except those who repent and believe and act righteously. Such shall enter Paradise and shall not be wronged at all. Theirs shall be everlasting Gardens which the Most Compassionate Lord has promised His servants in a realm which is beyond the ken of perception. Surely His promise shall he fulfilled. They shall not hear in it anything vain; they shall hear only what is good; and they shall have their provision in it, morning and evening.

محمد اقبال

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓـئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَ لَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡـئًا ﴿۶۰﴾

گل سر سبد ہستیوں کے ناخلف جانشینوں کا تذکرہ

- گذشتہ آیات میں جن عظیم ہستیوں کا ذکر ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کا کلام سن کر سجدہ ریز ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں، ان کے بعد ان کے ایسے جانشین ہوئے جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے یکسر غافل ہو گئے
- انہوں نے نماز کو ضائع کر دیا جو اللہ کے استحضار کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، جس سے بار بار آدمی کو تجدید عہد کا موقع ملتا ہے اور بار بار اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے رکوع، سجود اور قیام کے ذریعے یہ بات تازہ رہتی ہے کہ تم ہر حال میں اور مکمل طور پر اللہ تعالیٰ ہی کے بندے ہو اور اسی کی یاد تمہاری زندگی کا اصل سرمایہ ہے۔ لیکن ان کے نالائق جانشینوں کی زندگیوں سے یہ نماز جیسی عظیم نعمت خارج ہو گئ
- نماز کا ترک یا اس سے غفلت و بے پروائی یہ ہر امت کے زوال و انحطاط کا پہلا قدم ہے۔ یہ بندھن ٹوٹتے ہی آدمی خدا سے دور اور دور تر ہوتا چلا جاتا ہے حتی کہ عملی تعلق سے گزر کر اس کا خیالی تعلق بھی خدا کے ساتھ باقی نہیں رہتا۔
- حضرت عمرؓ نے اپنے عمال کو ایک ہدایت نامے میں لکھا، إِنَّ أَهَمَّ أُمورِكُم عندي الصَّلاةُ مَن حفظَها وحافظَ عليها حفظَ دِينَهُ، ومن ضَيَّعَها فَهوَلِما سِواها أضيَعُ ، تمہارے معاملات میں سب سے اہم چیز میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اور اس پر پابندی کی، اس نے اپنے دین کی حفاظت کی، اور جس نے اسے ضائع کیا تو وہ دوسری چیزوں کو تو اس سے بھی زیادہ ضائع کریگا
- **ایک قابل توجہ بات:** یہ نہیں فرمایا کہ انھوں نے نماز اور زکوۃ ضائع کر دی بلکہ فرمایا کہ نماز ضائع کر دی اور شہوات کے پیچھے پڑ گئے حالانکہ انبیاء کی تعلیم میں دونوں شامل تھیں۔ اس اسلوب میں تبدیلی ایک حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ زکوۃ اور انفاق میں رکاوٹ دراصل "اتباعِ شہوات" ہے۔ شہوات کا غلام بننے والا شخص راہِ خدا میں خرچ کی سکت نہیں رکھتا۔ گویا ترکِ زکوۃ کا ذکر نہ کرکے اس کے اصل سبب کی نشان دہی کی گئ ہے

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾ وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ﴿۶۴﴾

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ - یہی وہ جنت ہے جس کا

تِلْكَ : اسم اشارہ بعید- واحد مؤنث

نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا - ہم وارث بنائیں گے اپنے بندوں میں سے

(و ر ث) اَوْرَثَ یُوْرِثُ ، اِیْرَاثًا : وارث بنانا (IV)

مَنْ كَانَ تَقِیًّا - اس کو جو ہوگا پرہیزگار۔

تَقِیًّا : وِقَایَةٌ سے صفت مشبہ (پرہیزگار، متقی، بچنے والا)

وَ مَا نَتَنَزَّلُ - اور (فرشتے نے کہا) نہیں ہم اترتے

(ن ز ل) تَنَزَّلَ یَتَنَزَّلُ ، تَنَزُّلٌ : اترنا (V)

اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ - مگر تیرے رب کے حکم سے

لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا - اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے

اَیْدِیْ : ہاتھوں (یَد کی جمع)

بَیْنَ اَیْدِیْنَا : ہاتھوں کے درمیان (محاوہ) بمعنی سامنے یا آگے

وَ مَا خَلْفَنَا - اور جو ہمارے پیچھے ہے

خَلْف : پیچھے

وَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ - اور جو اس کے درمیان ہے

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا - اور نہیں ہے تیرا رب بھولنے والا

نَسِیًّا : نِسْیَانٌ سے صفت مشبہ (بھولنے والا)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝۶۵

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - رب ہے آسمانوں اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا - اور جو ان کے درمیان ہے

فَاعْبُدْهُ - پس آپ اسی کی عبادت کرو

وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ - اور ثابت قدم رہو اس کی عبادت پر۔

(ص ب ر) اِصْطَبَرَ يَصْطَبِرُ ، اِصْطِبَارٌ : صبر کے ساتھ قائم رہنا (VIII)

ص ب ر سے بابِ افتعال (VIII) اِصْتَبَرَ بنتا ہے- اس میں 'ت' کو 'ط' سے بدل دیا گیا-(إدغام تاء الافتعال طاءً کے قاعدے سے)

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا - کیا تم جانتے ہو کوئی ہستی جو اس کی ہم پایہ ہو؟

سَمَّى يُسَمِّي ، تَسْمِيَةً : نام رکھنا

سَمِيًّا : اسم صفت (ہم نام، ہم مرتبہ)

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ
ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾

یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُس کو بنائیں گے جو پرہیزگار رہا ہے اے محمدؐ، ہم تمہارے رب کے حکم کے بغیر نہیں اُترا کرتے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ پیچھے ہے اور جو کچھ اس کے درمیان ہے ہر چیز کا مالک وہی ہے اور تمہارا رب بھولنے والا نہیں ہے وہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور اُن ساری چیزوں کا جو آسمان و زمین کے درمیان ہیں پس تم اُس کی بندگی کرو اور اُسی کی بندگی پر ثابت قدم رہو کیا ہے کوئی ہستی تمہارے علم میں اس کی ہم پایہ؟

Such is the Paradise which We shall cause those of Our servants who have been God-fearing to inherit. (The angels will say): "(O Muhammad!) We descend not except by the command of your Lord. To Him belongs all that is before us and all that is behind us, and all that is in between. Your Lord is not forgetful in the least. He is the Lord of the heavens and the earth and all that is in between. Serve Him, then, and be constant in serving Him. Do you know anyone that might be His compeer?

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾ وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ﴿۶۵﴾

جنت کے وارث

- جنت اور اس کی مادی و روحانی نعمتوں کی اجمالی تعریف و توصیف کے بعد، اہل جنت کا ایک مختصر سے جملے میں تعارف کرواتے ہوئے قرآن کہتا ہے کہ یہ وہی جنت ہے کہ جو ہم اپنے پرہیزگار بندوں کو میراث کے طور پر دیں گے
- جو شخص جنت کی وراثت چاہتا ہے، اسے اللہ نے راہ بتادی ہے۔ یعنی توبہ، ایمان، عمل صالح۔ یعنی تقوی اختیار کرنے والے
- وسط کلام میں حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کی طرف سے ایک وضاحت -بخاری شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل (علیہ السلام) سے فرمایا کہ آپ جتنا ہمارے پاس آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے۔ تو حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو کچھ کہا وہ ان آیات میں ہے۔
- دعوت کی شدید مخالفت کے دور میں آپ ﷺ، اللہ کی طرف سے مزید ہدایت کے منتظر رہتے تھے۔آپ ﷺ نے جب جبرئیل سے یہ استفسار کیا تو ان کا جواب یہ تھا کہ ہم اللہ کی مرضی اور اس کے حکم کے پابند ہیں۔ جب خدا کی طرف سے کوئی ہدایت ملتی ہے تو آتے ہیں اور جب ہدایت نہیں ملتی تو نہیں آتے۔
- اس اضطراب پر آپ ﷺ کو قرآن میں جگہ جگہ صبر و انتظار کی تلقین کی گئی ہے کہ اپنے موقف پر ڈٹے رہو، جلدی نہ کرو، جس رہنمائی اور مدد کی ضرورت ہوگی وہ اپنے وقت پر اللہ نازل فرمائے گا۔ صرف اور صرف اسی کی عبادت پر پورے استقلال اور پامردی سے جمے رہیے۔ اس راہ میں جو مشکلات اور مصائب بھی پیش آئیں ان کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرو۔ اگر اس کی طرف سے یاد فرمائی اور مدد اور تسلی میں کبھی دیر لگ جایا کرے تو اس پر گھبراؤ نہیں۔ ایک مطیع فرمان بندے کی طرح ہر حال میں اس کی مشیت پر راضی رہو اور پورے عزم کے ساتھ وہ خدمت انجام دیے چلے جاؤ

اضافی مواد

Reference Material

صدیق ، مقامِ صدیقیت

- صدیق-ایک عظیم قرآنی و نبوی منصب ہے اور ایمان کی اعلیٰ ترین منزل ہے، جس پر قرآن وحدیث میں بہت زور دیا گیا
- یہ لفظ صدق سے نکلا ہے جس کا مادہ ص-د-ق ہے جس کے معنی سچ اور سچائی کے ہیں
- امام راغب اصفہانیؒ نے صدیق کی تعریف یوں کی ہے۔ " قول، فعل اور اعتقاد میں کامل سچائی اختیار کرنے والا"
- صدیق- صدق کا مبالغہ ہے۔ صادق سچا، اور صدیق نہایت سچا - اصطلاحی معنی: وہ شخص جو کامل سچائی پر قائم ہو، ایمان میں کامل، باطن وظاہر میں یکساں۔
- لیکن صدق محض سچے اور مطابقِ حقیقت قول کو نہیں کہتے، بلکہ اس کا اطلاق صرف اُس قول پر ہوتا ہے جو بجائے خود بھی سچا ہو اور جس کا قائل بھی سچے دل سے اس حقیقت کو مانتا ہو جسے وہ زبان سے کہہ رہا ہے، صدق کے لئے ضروری ہے کہ قول کی مطابقت حقیقت کے ساتھ بھی ہو اور قائل کے ضمیر کے ساتھ بھی۔ اسی طرح صدق کے مفہوم میں وفا اور خلوص اور عملی راست بازی بھی شامل ہے۔
- قرآن کریم نے جن انبیاء کو صدیق قرار دیا ہے ان میں حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام شامل ہیں اور حضرت مریم علیہاالسلام کو صدیقہ کہا ہے
- مرتبۂ صدیقیت، نبوت کے بعد سب سے اعلیٰ درجہ ہے (مَن يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ)" (۱) نبی، (۲) صدیق، (۳) شہداء، (۴) صالحین

صدیق، مقامِ صدیقیت

- مبالغے کے صیغے میں کسی کو صدیق کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ لازماً یہ ایسا راست باز انسان ہوگا جس میں کوئی کھوٹ نہ ہو، جو کبھی حق اور راستی سے نہ ہٹا ہو، جس سے یہ توقع ہی نہ کی جاسکتی ہو کہ وہ کبھی اپنے ضمیر کے خلاف کوئی بات کہے گا، جس نے کسی بات کو مانا ہو تو پورے خلوص کے ساتھ مانا ہو، اس کی وفاداری کا حق ادا کیا ہو اور اپنے عمل سے ثابت کردیا ہو کہ وہ فی الواقع ویسا ہی ماننے والا ہے جیسا ایک ماننے والے کو ہونا چاہیئے (تفہیم القرآن)
- اسی سے لفظ صدقہ بھی ماخوذ ہے، صدقہ اسلام کی اصطلاح میں اُس عطیے کو کہتے ہیں جو سچے دل اور خالص نیت کے ساتھ محض اللہ کی خوشنودی کے لئے دیا جائے، جس میں کوئی ریاکاری نہ ہو، کسی پر احسان نہ جتایا جائے، دینے والا صرف اس لئے دے کہ وہ اپنے رب کے لئے عبودیت کا سچا جذبہ رکھتا ہے۔ صداقت عین اس کی حقیقت میں شامل ہے۔ کوئی عطیہ اور کوئی صرفِ مال اُس وقت تک صدقہ نہیں ہوسکتا جب تک اس کی تہہ میں انفاق فی سبیل اللہ کا خالص اور بے کھوٹ جذبہ موجود نہ ہو (تفہیم القرآن)
- یوں صدق میں (۱)- قول میں سچا ہونا (جو کہے وہ حقیقت ہو)، (۲)- نیت و ارادے میں سچا ہونا (عبادت صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے ہو)، (۳)- عزم میں سچا ہونا (مستقبل کے ارادے میں پختگی)، (۴)- عزم پورا کرنے میں سچا ہونا (ارادہ کرکے اس پر عمل کرنا)، (۵)- عمل میں سچا ہونا (ظاہر اور باطن ایک جیسا ہو)، (٦)- مقاماتِ دین میں سچا ہونا (خوفِ خدا، رضائے الٰہی... میں سچائی)

صدیق، مقامِ صدیقیت

- عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا » (رواه البخاری ومسلم)

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سچائی کو لازم پکڑو، اور ہمیشہ سچ ہی بولو، کیوں کہ سچ بولنا نیکی کے راستے پر ڈال دیتا ہے، اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے، اور آدمی جب ہمیشہ سچ ہی بولتا ہے، اور سچائی ہی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ مقام صدیقیت تک پہنچ جاتا ہے، اور اللہ کے یہاں صدیقین میں لکھ لیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہو، کیوں کہ جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو بدکاری کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور بدکاری اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے اور جھوٹ کو اختیار کر لیتا ہے، تو انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے یہاں کذابین لکھ لیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

- سچ بولنا بذات خود نیک عبادت ہے، اور اس کی یہ خاصیت ہے کہ وہ آدمی کو زندگی کے دوسرے پہلوؤں میں بھی نیک کردار اور صالح بنا کر جنت کا مستحق بنا دیتی ہے اور ہمیشہ سچ بولنے والا آدمی مقام صدیقیت تک پہنچ جاتا ہے،

ابو بکر صدیقؓ

- ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئ تو آپ ﷺ نے دوسری صبح لوگوں کے سامنے اس مکمل واقعہ کو بیان فرمایا، مشرکین دوڑتے ہوئے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے:
- هَلْ لَکَ اِلٰی صَاحِبِکَ یَزْعُمُ اَسْرٰی بِهِ اللَّیْلَةَ اِلَی بَیْتِ الْمَقْدَس؟ "کیا آپ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ انہوں نے راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کی؟"
- آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ ﷺ نے واقعی یہ بیان فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لَئِنْ کَانَ قَالَ ذٰلِکَ لَقَدْ صَدَق. "اگر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے اور میں ان کی اس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں"۔
- انہوں نے کہا: "کیا آپ اس حیران کن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے؟" آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
- نَعَمْ! اِنِّیْ لَاُصَدِّقُهُ فِیْمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِکَ اُصَدِّقُهُ بِخَبْرِ السَّمَاءِ فِیْ غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَة. "جی ہاں! میں تو آپ ﷺ کی آسمانی خبروں کی بھی صبح و شام تصدیق کرتا ہوں اور یقیناً وہ تو اس بات سے بھی زیادہ حیران کن اور تعجب والی بات ہے"۔ (المستدرک علی الصحیحین، الرقم: 4515)، (اس واقعے کو ابنِ ہشام نے بھی السیرة النبویة میں نقل کیا ہے)

نبی ور سول کا باہمی فرق

نبی

- نبوت " نبا " سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں خبر دینا، نبی کے معنی (بندوں کو) خبریں دینے والا
- اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو مخلوق کی ہدایت کے لیے بھیجتا ہے اور وحی سے ان کی رہنمائی فرماتا ہے وہ نبی /انبیاء ہوتے ہیں
- نبی خود صاحبِ شریعت نہیں ہوتا
- وہ اپنے سے پہلے والے رسول کی اتباع کرتے ہوئے اس کی شریعت کی تبلیغ کرتا ہے
- نبی صرف اپنی قوم میں دعوت کا کام کرتا ہے اور اگر اس کا انکار کر دیا جائے تو قوم کو فنا نہیں جاتا
- نبی کی حیثیت ایک داعی کی ہوتی ہے اور بعض اوقات قوم کی مخالفت کی بنا پر ان کا قتل بھی ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی اس کی قوم پر براہ راست عذاب نہیں آتا
- مسند احمد کی ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ہیں
- اسماعیل علیہ السلام،اسحاق علیہ السلام،یعقوب علیہ السلام،یوسف علیہ السلام،ایوب علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، عزیر علیہ السلام، زکریا علیہ السلام ، یحییٰ علیہ السلام، انبیاء کی مثالیں

نبی ور رسول کا باہمی فرق

رسول

- رسالت کے معنی ہیں پیغام بھیجنا، اور رسول کے معنی ہیں بھیجا ہوا
- رسالت ایک خاص منصب ہے۔ رسول اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس پر کوئی صحیفہ یا کتاب من جانب اللہ نازل ہوئی ہو اور اسے اپنی شریعت کی تبلیغ کا حکم دیا گیا ہو۔
- ایک دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ رسول وہ ہے جو قانون دینونت کے ساتھ مبعوث ہو (وہ الٰہی قانون جس کے تحت کسی رسول کی قوم کو دنیا میں ہی جزا یا سزا دی جاتی ہے، رسالت کو جھٹلانے یا قبول کرنے کی بنیاد پر)

جس کا مطلب ہے کہ اگر اس رسول کی دعوت کا انکار کیا گیا تو منکرین کو موت کی سزا دی جائے گی۔ یہ موت کی سزا آسمانی عذاب یا کسی اور طریقے سے دی جا سکتی ہے

رسول براہ راست اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے اور اسے کوئی نقصان نہیں پہچا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب قوم رسول کے خلاف ہوئی تو رسول نے ہجرت کر لی اور کبھی بھی کسی رسول کو قتل نہیں کیا جا سکا بلکہ تمام رسول یا تو اپنی طبعی عمر پوری کرکے دنیا سے چلے یا پھر اوپر اٹھا لئے گئے۔

- رسول، نبی کی نسبت خاص ہے، ہر رسول نبی بھی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں
- نبی تو بڑی تعداد میں مبعوث ہوئے لیکن رسولوں کی تعداد انبیاء کی نسبت کافی کم ہے (مسند احمد حدیث کے مطابق 313)
- ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، شعیب علیہ السلام، عیسی علیہ السلام، محمد ﷺ رسولوں کی مثالیں